کتابچہ
نمبر 15

عظمتِ سادات

فضیلت حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حدیثِ منزلت

مُرتّب :آغا سید محمد شاہ چشتی

نظر ثانی : مفتی سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب دامت برکاتہ

پیشکش : سید الطاف حسین شاہ چشتی دوپاسی

(چیر مین تحریک اتحاد بین السادات پاکستان)

https://www.youtube.com/@Haq.Dopasi

haq.dopasi.786@gmail.com

Contact No 0301-2115588
0311-2115588

تحریکِ اتحاد بین السادات پاکستان

حدیثِ منزلت



اے علی! تم میرے نزدیک اسی منزلت پر ہو جس پر موسیٰ کے نزدیک ہارون تھے
مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں



بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُقدمہ

معرفت و عظمت سادات کے حوالے سے اہلبیتؑ کے فضائل و مناقب بیان کرنے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے۔ یہ اسی سلسلے کی پندرھویں کاوش ہے۔ سادات کرام دُعا کریں کہ ہم اس علمی سلسلہ کو جاری رکھ سکیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیثِ منزلت

ایک اور معرکہ آلاراء حدیث، حدیثِ منزلت ہے، جو بمنزلہ "ھارون من موسیٰ" بھی کہلاتی ہے۔ جسے محدثین نے ایک سو ستر مستند طریقوں سے مختلف صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین سے روایت کی ہے۔ یہ حدیث انتہائی مستند اور حدیث متواترہ میں شمار ہوتی ہے۔ حدیث متواتر وہ صحیح حدیث ہوتی ہے جسے دس یا دس سے زیادہ صحابہ کرام نے بیان کیا ہو۔ جامعہ بنوری ٹاؤن کے ماہنامہ رسالہ بینات جلد ۵۲ شمارہ ۶ میں علامہ محمد یوسف لدھیانوی مرحوم لکھتے ہیں۔

عن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی. وفی روایۃ المسلم الا انہ لا نبوۃ بعدی

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسی سے تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ میرے بعد نبوت نہیں۔

(صحیح بخاری صفحہ ۶۳۳ جلد ۲، صحیح مسلم صفحہ ۲۷۸، جلد ۲)

یہ حدیث متواتر ہے اور حضرت سعد کے علاوہ مندرجہ ذیل صحابہ کرام کی جماعت سے بھی مروی ہے۔

۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ (مسند احمد صفحہ ۳۳۸ جلد ۳، ترمذی صفحہ ۲۰۴ جلد ۲، ابن ماجہ صفحہ ۱۲)

۲۔ حضرت عمرؓ (کنزالعمال صفحہ ۶۰۷، جلد ۱۱، حدیث نمبر ۳۲۹۳۴)

۳۔ حضرت علیؓ (کنزالعمال صفحہ ۱۵۸ جلد ۱۳ حدیث نمبر ۳۶۴۸۸ مجمع الزوائد جلد ۹، صفحہ ۱۱)

۴۔ حضرت اسماء بنت عمیسؓ (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۴۳۸، مجمع جلد ۹ صفحہ ۱۰۹، کنزالعمال جلد ۱۱ صفحہ ۶۰۷ حدیث ۳۲۹۳)

۵۔ حضرت ابوسعید خدریؓ (مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۱۰۹، کنزالعمال جلد ۱۱ صفحہ ۶۰۳ حدیث ۳۲۹۱۵)

۶۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ (مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۱۱۱)

۷۔ حضرت جابر بن سمرہؓ (ایضا جلد ۹ صفحہ ۱۱۰)

۸۔ حضرت ام سلمہؓ	(ایضاجلد۹صفحہ ۱۰۹)
۹۔ حضرت براء بن عازبؓ	(ایضاجلد۹صفحہ ۱۱۱)
۱۰۔ حضرت زید بن ارقمؓ	(ایضاجلد۹صفحہ ۱۱۱)
۱۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ	(مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۱۱۰، خصائص کبریٰ سیوطی جلد ۲ صفحہ ۲۴۹)
۱۲ حبشی بن جنادہؓ	(مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۱۰۹، کنزالعمال جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۲ حدیث نمبر ۳۶۳۷۲)
۱۳۔ مالک بن حسن بن حویرث	(کنزالعمال صفحہ ۶۰۶ جلد ۱۱ حدیث نمبر ۳۲۹۳۲)
۱۴۔ زید بن ابی اوفیؓ	(کنزالعمال صفحہ ۱۰۵ جلد ۱۳، حدیث نمبر ۳۶۳۴۵)

واضح رہے کہ جو حدیث دس سے زیادہ صحابہ کرام سے مروی ہو، حضرات محدثین اسے متواترہ میں شمار کرتے ہیں، اس لئے مسند الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اس کا متواترات میں شمار کیا ہے۔

حضرت شاہ صاحب "ازالۃ الخفاء من ماثر علی" کے تحت لکھتے ہیں۔

فمن المتواتر: انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی

(ازالۃ الخفاء مترجم صفحہ ۴۴۴ جلد ۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

متواتر احادیث میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ "اے علی! تو میرے لئے اس مرتبہ میں ہے جس مرتبہ میں ہارون تھے بہ نسبت موسیٰ کے۔"

(ماہنامہ بینات جلد ۵۲ شمارہ ۶ مدیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی ناشر جامع علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵)

علماء و محدثین جنھوں نے مذکورہ حدیث کو متواتر اور صحیح قرار دیا ہے

حدیث منزلت پر تمام آئمہ کرام، علمائے اسلام اور حفاظ حدیث کا اجماع ہے۔ یہ حدیث نہ فقط صحیح السند بلکہ فریقین کے درمیان متفق علیہ ہے اور اکثر محدثین نے اسے متواترات میں شمار کیا ہے۔ حافظ ابن تیمیہ کے بقول اسکے صحیح ہونے کیلئے اتنا کافی ہے کہ بخاری و مسلم اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں درج کیا ہے۔

ان ھذا الحدیث صحیح بلا ریب ثبت فی الصحیحین وغیرھما

حدیثِ منزلت پر آئمہ حدیث، علماء اسلام اور حفاظ حدیث کا اجماع ہے (منہاج السنۃ)

اسکی صحت پر ابو عبد اللہ بخاری نے اپنی صحیح میں، ابو داؤد نے اپنی سنن میں اور عیسیٰ ترمذی نے اپنی جامع میں، ابو عبد الرحمن نسائی نے اپنی سنن میں اور ابن ماجہ قزوینی نے اپنی سنن میں اِس حدیث کی صحت پر اس حد تک اتفاق کیا ہے۔ جو کہ اجماع بن چکا ہے۔ حاکم نیشاپوری نے کہا ہے کہ یہ حدیث تواتر کی حد کو پہنچ چکی ہے۔ ذہبی سمیت ابن عساکر، حافظ نور الدین ھیثمی اور شیخ محمد فواد الباقی نے اس حدیث کی اکثر سندوں اور متنوں کو صحیح قرار دیا ہے اور حافظ ابن عساکر نے سب سے زیادہ اس حدیث کی تصریح کی ہے۔

ا۔ امام حاکم نے مستدرک میں مذکورہ حدیث کو درج کرنے کے بعد لکھا ہے:

هذا حديث دخل في حد تواتر

(یہ حدیث متواتر احادیث کی حدود میں داخل ہے)

۲۔ حافظ جلال الدین سیوطی نے رسالہ "الازھا، المتناثرہ فی الاحادیث المتواترہ" میں اس حدیث کو متواترات میں لکھا ہے۔

۳۔ محمد بن یوسف گنجی شافعی نے کفایت الطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب کے باب ہفتم میں بکثرت محدثین کے حوالے سے اس حدیث کو متواتر ثابت کیا ہے اور لکھا ہے۔

یعنی حدیث منزلت پر آئمہ حدیث علمائے اسلام اور حفاظ کرام کا اجماع ہے۔ جیسا کہ ابو عبد اللہ بخاری نے اپنی صحیح میں ابو داؤد نے اپنے سنن میں اور ابو عیسیٰ ترمذی نے اپنے جامع میں ابو عبد الرحمٰن نسائی نے اپنے سنن میں اور ابن ماجہ قزوینی نے اپنے سنن میں اس حدیث منزلت کی صحت پر اس حد تک اتفاق کیا ہے کہ جو اجماع بن چکا ہے۔ جبکہ حاکم نیشاپوری نے کہا ہے کہ یہ حدیث متواتر کی حد کو پہنچ چکی ہے۔

۴۔ علامہ کتانی نے نظم المتناثرہ اور زبیدی نے نظم اللا المتناثرہ میں اس کو متواتر کہا ہے۔

۵۔ ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حدیث منزلت کی صحت پر اس حد تک اتفاق کیا ہے جو کہ محدثین کا اجماع بن چکا ہے۔

٦۔ عبد الحق محدث دہلوی نے شرح مشکواۃ (اشعۃ اللمعات) میں لکھا ہے

ائمہ حدیث متفق اند بر صحت این حدیث

(اس حدیث کے صحیح ہونے پر تمام آئمہ حدیث کا اتفاق ہے)

اصحاب رسولؐ جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ حدیث سنی اور آئندہ نسلوں تک پہنچائی

۱۔ حضرت عمر بن خطابؓ
۲۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ
۳۔ حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ
۴۔ حضرت علی ابن ابی طالبؓ
۵۔ حضرت عبداللہ ابن جعفر
۶۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ
۷۔ حضرت ابو سعید خدریؓ
۸۔ حضرت بی بی اسماء بنت عمیسؓ
۹۔ حضرت براء بن عازبؓ
۱۰۔ حضرت زید بن ارقمؓ
۱۱۔ حضرت حبشی بن جنادہؓ
۱۲۔ حضرت انس بن مالکؓ
۱۳۔ حضرت بی بی ام سلمہؓ
۱۴۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان
۱۵۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ
۱۶۔ حضرت سعید بن مسیبؓ
۱۷۔ حضرت حبیب ابن ابی ثابتؓ
۱۸۔ حضرت شرجیل بن سعدؓ
۱۹۔ حضرت عقیل بن ابی طالبؓ
۲۰۔ حضرت ابو رافعؓ
۲۱ - حضرت حذیفہ بن اسیدؓ
۲۲۔ حضرت انس بن مالکؓ
۲۳۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ
۲۴۔ حضرت بریدہ اسلمیؓ
۲۵۔ حضرت مالک بن حویرثؓ
۲۶۔ حضرت فاطمہ بنت حمزہؓ

کتب احادیث جن میں مذکورہ حدیث وارد ہوئی ہے

۱۔ صحیح بخاری شریف (باب مناقب علیؓ) کتاب المغازی (غزوہ تبوک)
۲۔ صحیح مسلم شریف (باب مناقب علیؓ)
۳۔ سنن ابن ماجہ (باب مناقب)
۴۔ سنن ترمذی (باب مناقب)
۵۔ خصائص امام نسائی
۶ - مستدرک علی الصحیحین امام حاکم
۷۔ مشکواۃ المصابیح

۸ - فتح الباری شرح صحیح بخاری

۹ - جامع کنز العمال

۱۰۔جامع الاصول فی احادیث رسول

۱۱۔ الشعۃ اللمعات (عبد الحق محدث دہلوی)

۱۲۔مجمع الزوائد

۱۳۔خصائص کبریٰ سیوطی

کتب رجال

۱۔اسد الغابہ

۲۔استیعاب ابن عبد البر

۳۔طبقات ابن سعد

۴۔تہذیب التہذیب

کتب مناظرہ

۱۔منہاج السنتہ ابن تیمیہ

۲۔ ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ دہلوی

۳۔ صواعق محرقہ ابن حجر مکی

۴۔تحفہ اثنا عشریہ عبد العزیز محدث دہلوی

کتب تاریخ

۱۔سیرت ابن اسحاق

۲۔سیرت ابن ہشام

۳۔سیرت حلبیہ

۴۔مواہب اللدینہ

۵۔ تاریخ طبری

۶۔البدایہ والنھایہ ابن کثیر

۷۔تذکرہ الخواصّ سبط ابن جوزی

۸۔مناقب الخلفاء الراشدین نواب صدیق حسن خان

۹ - تاریخ خلفاء سیوطی

۱۰۔تاریخ بغداد

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غزوہ تبوک کے موقع پر جانشین مقرر کئے جانے کے علاوہ مختلف مواقع اور مقامات پر بھی حضرت علیؓ کو مثل ہارون قرار دینا

۱۔مکہ میں مواخات کے موقع پر، مواخات (ایک دوسرے کا بھائی بنانے) اسلام لانے والوں کے درمیان قائم کی گئی۔

زید بن ابی اوفی کی روایت ہے جسے امام احمد نے مناقب علیؑ میں ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں اور ضر قانی نے معجم الکبیر اور علی متقی نے کنزالعمال میں درج کیاہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مکہ میں صحابہ کرام کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا اور حضرت علی کو کسی کا بھائی نہیں بنایا تو یہ بات حضرت علی پر شاق گزری، اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ :

یا علی ! ما اخرجتك الا لنفسی و انت منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدی

۱۔ اے علی ! میں نے تجھے اپنی ذات کیلئے ان سے علیحدہ کر لیا تھا اور تو میرے نزدیک اسی منزلت پر ہے جس پر موسیٰ کے نزدیک ہارون تھے سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔

۲۔ آنحضرتؐ نے جب اپنے نواسوں کے نام حسنؑ اور حسینؑ رکھے تو اس وقت فرمایا کہ علیؑ میرے نزدیک اسی منزلت پر ہیں جس پر ہارون موسیٰ کے نزدیک تھے۔ حضرت ہارون کے بیٹوں کے نام شبّر شبیر اور مشبر تھے جن کا عربی میں ترجمہ حسن، حسین اور محسن ہے۔ (تاریخ خمیس)

۳۔ آنحضرتؐ نے غزوہ خیبر کے موقع پر فرمایا کہ ! علیؑ میرے نزدیک مثلِ ہارون ہے۔

(اخطب خوارزمی، ابن مغازلی)

۴۔ جب آنحضرتؐ نے مسجد نبوی میں کھلنے والے اپنے اور حضرت علیؑ کے دروازے کے سوائے تمام دروازے بند کرا دیئے تو حذیفہ بن اسید کہتے ہیں کہ اس موقع پر فرمایا کہ :

" علیؑ میرا بھائی ہے اور وہ میرے نزدیک اسی منزلت پر فائز ہے جس پر حضرت موسیٰؑ کے بھائی حضرت ہارون فائز تھے " (اخطب خوارزمی، ابن مغازلی، ینابیع المودہ)

۵۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ راوی ہیں کہ حضرت عمرؓ نے بیان فرمایا کہ : میں نے رسول اللہ ﷺ سے علیؑ کے بارے میں تین جملے ایسے سنے ہیں۔ کاش ان میں سے ایک جملہ میرے لئے ہوتا۔ واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ ایک روز میں حضرت ابو بکرؓ، حضرت علیؑ، حضرت ابو عبیدہ جراحؓ اور چند دیگر اصحاب حضورؐ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

یا علی انت اول المؤمنین ایمانا و اولهم اسلاما و انت منی بمنزلة هارون من موسی

(کنزالعمال)

"اے علی! تم مؤمنین میں سب سے پہلے ایمان لائے اور ان میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور تم میرے لئے اس طرح ہو جس طرح ہارون موسیٰ کے لئے تھا۔"

۶۔ آنحضرت نے غزوہ تبوک کے موقع پر فرمایا کہ :اے علیؑ! تم میرے نزدیک اسی منزلت پر ہو جس پر موسیٰ کے نزدیک ہارون تھے۔ (بخاری شریف المغازی)

۷۔ حضرت انس بن مالک کی والدہ حضرت ام سلیمؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے ایک روز مجھے مخاطب کر کے فرمایا!

"اے ام سلیم! علیؑ کا گوشت میرا گوشت اور علیؑ کا خون میرا خون ہے"۔ وھو منی بمنزلة هارون من موسی (کنزالعمال)

۸۔ آنحضرتؐ نے آخری حج سے واپسی پر غدیر خم کے مقام پر خطبہ دیتے ہوئے حضرت علیؑ کو مثلِ ہارون قرار دیا۔ جیسا کہ ابن خلکان نے وفیات الاعیان میں ابو تمیم کے حالات کے تحت لکھا۔

۹۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا:

هذا علی بن أبی طالب، لحمه لحمی و دمه دمی فهو منی بمنزلة هارون من موسی إلا أنه لا نبی بعدی.

یہ علی بن ابی طالب ہے، اس کا گوشت میرا گوشت اور اس کا خون میرا خون ہے اس کی منزلت میرے ساتھ ایسی ہے جیسی ھارون کی موسیٰ کے ساتھ، بجز اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔

(المعجم الکبیر، حدیث نمبر ۱۲۳۴۱، اور نیا ایڈیشن، جلد ۶، صفحہ۔ ۲۴، حدیث نمبر ۱۲۱۷۲; مجمع الزوائد، جلد۔ ۹، صفحہ۔ ۱۱۱، حدیث نمبر ۱۴۶۵۴; تاریخ دمشق ابن عساکر، جلد۔ ۴۲، صفحہ۔ ۱۶۹; مختصر تاریخ دمشق، جلد۔ ۱۷، صفحہ ۳۴۶،۳۰۷)

۱۰۔ دوسری دفعہ جب مدینے میں مواخات کا عمل انجام دیا تو احادیث میں آیا ہے کہ جب نبی ﷺ نے تمام مہاجرین و انصار کے مابین مواخات فرمادی اور حضرت علی المرتضی کو کسی کا بھائی نہ بنایا تو انہوں نے عرض کیا: میری روح باہر آنے لگی اور میری کمر ٹوٹ گئی جب میں نے دیکھا کہ آپ نے اپنے صحابہ کرام پر جو کرم کیا وہ مجھ پر نہیں کیا۔ اگر آپ کی یہ بے اعتنائی مجھ پر ناراضگی کے باعث ہے تو رضامندی اور سرفرازی کے مالک آپ ہی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: میں نے آپ کو صرف اپنے لیے مؤخر کیا ہے،

آپ کی منزلت میرے ساتھ ایسی ہے جیسی ھارون کی موسیٰ کے ساتھ، ماسوااس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(فضائل صحابہ از امام احمد، جلد ۲، صفحہ ۷۹۲، حدیث نمبر ۱۰۸۵، اور صفحہ ۸۲۹، حدیث نمبر ۱۱۳۷؛ تاریخ دمشق ابن عساکر، جلد ۴۲، صفحہ ۵۳؛ مختصر تاریخ دمشق، جلد ۱۷، صفحہ ۳۱۲)

۱۱۔ حضرت سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ ثانی سیدنا عمر بن خطابؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو سیدنا علی المرتضیؓ کے ساتھ الجھ رہا تھا، دوسری روایت میں ہے کہ وہ انہیں برا کہہ رہا تھا تو حضرت عمرؓ نے اس کو فرمایا: "إِنِي لأَظُنَّكَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ" (میرا گمان ہے کہ تو منافقین میں سے ہے) بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ علیؓ کی منزلت میرے ساتھ ایسی ہے جیسی ھارونؑ کی موسیٰؑ کے ساتھ، سوااس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(مختصر کتاب الموافق ابن السمان، صفحہ ۱۳۹، الریاض النضرۃ، جلد ۴، صفحہ ۱۰۱، تاریخ دمشق ابن عساکر، جلد ۴۲، صفحہ ۱۶۶، مختصر تاریخ دمشق ابن منصور جلد ۱۷، صفحہ ۳۴۵)

۱۲۔ حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ اپنے والد (سعد بن ابی وقاص ہے) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص سے معاویہ نے پوچھا: علی ابن ابی طالبؓ کو برا کہنے سے تمہیں کیا چیز مانع ہے؟ انہوں نے کہا: میں اُنہیں برا نہیں کہوں گا جب تک کہ مجھے وہ تین باتیں یاد ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے ان کی شان میں فرمائی تھیں، اگر اُن میں سے کوئی ایک بات بھی میرے اندر ہوتی تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔

۱۔ میں انہیں برا نہیں کہوں گا جب تک کہ مجھے وہ وقت یاد ہے جب حضور ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو آپ نے اُن کے دونوں بیٹوں اور سیدتنا فاطمہ کو چادر میں لے لیا، پھر عرض کیا: پروردگار! یہ میرے اہل بیت اور میرے گھر والے ہیں۔

۲۔ اور میں اُنہیں برا نہیں کہوں گا جب تک کہ مجھے وہ وقت یاد ہے جب حضور ﷺ نے انہیں ایک غزوہ کے موقعہ پر پیچھے چھوڑا تھا تو حضرت علیؓ نے عرض کیا تھا: آپؐ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تھا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری منزلت میرے ساتھ ایسی ہے جیسی ھارونؑ کی موسیٰؑ کے ساتھ، مگر یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

۳۔ اور میں انہیں برا نہیں کہوں گا جب تک کہ مجھے وہ وقت یاد ہے جب حضور ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا تھا کل میں ایسے شخص کو پرچم عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو محبوب رکھتا ہے اور اللہ تعالی اس کے ہاتھ پر فتح عطا

فرمائے گا، پس ہم سب اُس پرچم کے امیدوار تھے کہ آپؐ نے فرمایا علیؓ کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا وہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں، فرمایا: ان کو بلاؤ! انہوں نے بلایا تو آپؐ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعابِ دہن ڈالا اور پھر پرچم ان کے سپرد کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عطا فرمائی۔ اللہ کی قسم! ان فضائل کو سننے کے بعد معاویہ نے حضرت علیؓ کے بارے ایک لفظ بھی نہ کہا تا آنکہ وہ مدینہ مقدسہ سے چلے گئے۔

(سنن الکبری النسائی، جلد ۷، صفحہ۔ ۴۲۸، حدیث نمبر ۸۳۸۵، اور صفحہ. ۴۱۰، حدیث نمبر ۸۳۴۲، اور جلد. ۵، صفحہ۔ ۱۲۲، حدیث نمبر ۸۴۳۹، اور صفحہ. ۱۰۷، حدیث نمبر ۸۳۹۹، ۸۴۳۹، مسند سعد ابن ابی وقاص ، صفحہ۔ ۵۱، حدیث نمبر ۱۹، صحیح مسلم، حدیث نمبر. ۶۲۲۰، مسند احمد، جلد۔ ۱، صفحہ۔ ۱۸۵، حدیث نمبر ۱۶۰۸، جامع الترمذی، صفحہ۔ ۶۷۵، حدیث نمبر ۲۹۹۹، اور صفحہ. ۸۴۷، حدیث نمبر ۳۷۲۴، المصنف ابن ابی شیبۃ، جلد ۶، صفحہ۔ ۳۸۹، حدیث نمبر ۳۲۰۶۹، المستدرک جلد ۳ صفحہ ۱۰۸ ، حدیث نمبر ۶۴۳۲، مسند البزار، جلد ۳، صفحہ۔ ۳۲۴ ، حدیث نمبر ۱۱۲۰، سنن الکبریٰ بیہقی، جلد 7، صفحہ۔ ۶۳، حدیث نمبر ۱۳۳۹۲، تاریخ مدینہ دمشق، جلد۔ ۴۲، صفحہ۔ ۱۱۱، مختصر تاریخ دمشق، جلد۔ ۱۷، صفحہ۔ ۳۳۲، شرح أصول اعتقاد أہل السنۃ للالکائی، جلد ۲، صفحہ۔ ۳۰۸، البدایۃ والنہایۃ، جلد۔ ۵، صفحہ۔ ۴۵۲، سیر أعلام النبلاء ، جلد۔ ۲، صفحہ۔ ۶۱۹، صفحہ۔ ۳۲۹، الاصابۃ، جلد ۴، صفحہ۔ ۴۶۸، جلد ۷، صفحہ۔ مناقب علی والحسنین، صفحہ ۳۳، ۶۰، ۱۱۶، ۱۱۷، الانوار الباھرۃ، للتلیدی، صفحہ: ۴۱)

۱۳۔ خطیب بغدادی اور امام بیہقی کے استاد امام ابو سعید المالینی رحمتہ اللہ علیہم اپنی سند کے ساتھ حضرت حکیم بن جبیرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: '' میں نے سیدنا علی بن الحسینؓ (امام زین العابدین) سے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں: نبی کریمؐ کے بعد اس امت میں بہترین حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بہتر ہیں، اور اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی لے سکتا ہوں۔ اس پر امام زین العابدینؓ نے فرمایا: میں اُس حدیث کا کیا کروں جو مجھے حضرت سعید بن مسّیب نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علیؓ سے فرمایا: تمہاری منزلت میرے ساتھ ایسی ہے جیسی ھارونؑ کی موسیٰؑ کے نزدیک، بجز اس کے کہ میرے بعد نبی نہیں ہو گا۔ حکیم بن جبیرؓ فرماتے ہیں: اس کے بعد امام زین العابدینؓ نے میری ران پر ہاتھ مارا جس سے میں نے درد محسوس کیا اور فرمایا: یہ پھر کون ہے جس کا رتبہ نبی کریم ﷺ کے نزدیک ایسا ہے جیسا موسیٰؑ کے نزدیک ہارونؑ کا۔

(کتاب الأربعين للماليني صفحہ ۱۹۱)

حدیث منزلت اور قرآن

یہ نسبت ہارونی کیا ہے کہ جس کی طرف نبی اکرم ﷺ اپنی حضرت علیؑ سے نسبت قرار دے رہے تھے۔ اور حضرت موسیٰ اور ہارون کا آپس میں ایسا کون سا رشتہ اور تعلق تھا۔ کہ جس کا رسول اکرم ﷺ بار بار حضرت علیؑ کیلئے اظہار فرما رہے تھے۔ اگر یہ تعلق سمجھ میں آگیا تو اس حدیث کا مفہوم بآسانی سمجھ میں آجائے گا۔

حضرت موسیٰ کی اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور دعا

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي هَارُونَ أَخِي

اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي

(سورہ طٰہٰ، آیت ۲۵ تا ۳۲)

اے میرے رب ! مجھے وسعت قلب عطا فرما۔ میرے کام کو آسان کر دے، میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں اور میرے اہل میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا دے کہ اس کی وجہ سے میرا بوجھ ہلکا کر دے اور اسے اس کارِ رسالت میں میرا شریکِ کار بنا دے۔

قرآنی آیت سے حضرت ہارون کے حوالے سے درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں۔

وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي هَارُونَ أَخِي

"اور میرے اہل سے ہارون کو وزیر مقرر کر دے جو کہ میرے بھائی ہیں۔"

اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي

"اس کے ذریعے میرا بازو مضبوط کر..."

وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي

"اور اس کو میرے کام میں شریک کر دے۔"

حضرت موسیٰؑ نے جو چیزیں اللہ تبارک و تعالیٰ سے مانگیں وہ قبول ہوئیں اور اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰی (سورہ طٰہٰ آیت ۳۶)

"اے موسیٰ جو تم نے مانگا ہم نے عطا کیا۔"

حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی غیر موجودگی میں قوم بنی اسرائیل کے لئے جانشین مقرر کر دیا۔

وَ قَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ

(سورہ اعراف آیت ۱۴۲)

موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ تم میری قوم میں میرے خلیفہ اور جانشین ہو۔

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِیْرًا

اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون کو وزیر مقرر کیا (سورہ الفرقان آیت ۳۵)

رسول اکرم ﷺ نے بھی حضرت علیؑ کیلئے ایک کے علاوہ وہ تمام مراتب، مناصب و مقامات طلب کئے جو حضرت ہارون کو حاصل تھے تاکہ رسالت میں مدد ہو سکے۔ قرآنی آیات کے مطالعہ سے کم از کم دس ایسی ذمہ داریاں ہیں جو ایک نبی کو انجام دینی ہوتی ہیں۔

۱۔ وحی الٰہی کا حصول ۔

۲۔ وحی الٰہی کا لوگوں تک پہنچانا

۳۔ لوگوں کا تزکیہ کرنا

۴۔ لوگوں کو تعلیم دینا

۵۔ دین کی شرح، وضاحت و تفسیر کرنا

۶۔ عوام کیلئے عدل و انصاف کا قیام

۷۔ انسانوں کو مادی قید و بند سے آزادی اور رہائی دلانا

۸۔ معنوی ہدایت

۹۔ معاشرے کی رہنمائی و قیادت

۱۰۔ لوگوں کیلئے اسوہ اور نمونہ ہونا

نبوت کی ان دس ذمہ داریوں میں سے پہلی ذمہ داری وحی الہی کا حصول ایسی تھی کہ جس میں حضرت علیؑ حضرت ہارون سے مختلف تھے۔ اس لئے کہ رسول اکرمؐ آخری نبی تھے اور آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہونا تھا۔ باقی تمام معاملات میں حضرت علیؑ رسول اکرمؐ کے ایسے ہی معاون و مددگار تھے۔ جیسے حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے تھے۔

مذکورہ آیات واحادیث کی رُو سے وہ تمام مقامات، فضیلتیں اور کمالات جو حضرت موسیٰؑ سے حضرت ہارونؑ کے لیے ثابت ہیں حضرت علیؓ کو بھی وہ تمام فضیلتیں اور کمالات حاصل تھیں جو بنی اسرائیل پر حضرت ہارونؑ کو حاصل تھیں اور جس طرح سے بنی اسرائیل پر حضرت ہارونؑ کی اطاعت واجب تھی اسی طرح امتِ محمدی پر حضرت علیؓ کی اطاعت واجب ہے۔

بعض متعصب حضرات حضرت عبداللہ ابن مکتوم یا بعض دیگر صحابہ کو نماز کا امام قرار دینے سے حضرت علیؓ کی شخصیت کی اس عظمت وبلندی کا گھٹانے کا کام کرتے ہیں جبکہ حضرت علیؓ کی عظمت کسی ایک مقام سے نہیں بے تحاشہ مقامات پر قرآن وسنت سے قطعی ثابت ہوتی ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی نے ازالۃ الخفاء مقصد دوئم میں عبداللہ ابن عباس کی زبانی روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر علیؓ کو منزلتِ ہارونی پر فائز فرمایا کہ تیری منزلت میرے نزدیک وہی ہے جو حضرت ہارونؑ کی حضرت موسیٰؑ کے نزدیک تھی۔

لا ینبغی ان اذھب الا و انت خلیفتی

میں مناسب نہیں سمجھتا کہ تجھے اپنا خلیفہ بنائے بغیر دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔

(ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ محدث دھلوی)